Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر ۴
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۱۸ رجب ۱۴۱۰ھ، ۱۵ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش، ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۳۹

معرفت کا نکتہ بھیجنے والے احمدی

"بعض دیہاتی آدمی، بعض قریباً اَن پڑھ لوگ، بعض ایسے احمدی جو خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے، اس حد تک کہ خط بھی نہیں لکھ سکتے، وہ کسی سے لکھواتے ہیں اور بعض دفعہ معرفت کا ایسا نکتہ لکھ کے بھیجتے ہیں کہ رُوح عش عش کر اُٹھتی ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۷، فروری ۱۹۹۰ء صہ ۵)

(سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام)

غزل آپؐ کے لیئے

گُلشن میں پھُول - باغوں میں پھَل آپ کے لیئے
جھیلوں پہ کِھل رہے ہیں کنول آپ کے لیئے

میری بھی آرزو ہے - اجازت مِلے تو مَیں
اشکوں سے اِک پروؤں غزل آپ کے لیئے

مژگاں بنیں حکایتِ دِل کے لیئے قلم
ہو روشنائی - آنکھوں کا کجل آپ کے لیئے

ان آنسوؤں کو چرنوں پہ گرنے کا اِذن ہو
آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپ کے لیئے

دِل آپ کا ہے - آپ کی جاں - آپ کا بدن
غم بھی لگا ہے جان گُسل آپ کے لیئے

مَیں آپ کا ہُوں پر یہ مری زِندگی نہیں
جس زندگی کے آج نہ کل آپ کے لیئے

اَب حسرتیں بسی ہیں وہاں، آرزوؤں نے
خوابوں میں جو بنائے محل آپ کے لیئے

گو آ رہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت
نغمہ سرا ہیں دشت و جبل آپ کے لیئے

گرہیں تمام کھُل گئیں جُز آرزوئے وصل
رکھ چھوڑا ہے اس عقدے کا حَل آپ کے لیئے

کل آنے کا جو وعدہ تھا - آ کر تو دیکھتے
تڑپا تھا کوئی کس طرح کل آپ کے لیئے

ہر لمحۂ فراق ہے عمرِ درازِ غم
گزرا نہ چین سے کوئی پل آپ کے لیئے

آ جائیے کہ سکھیاں یہ مِل مِل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کے لیئے

ہم جیسوں کے بھی دِید کے سامان ہو گئے
ظاہر ہُوا تھا حُسنِ ازل آپ کے لیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کو رؤیا کے ذریعے عالمی سطح پر جماعت کی تائید کی خوشخبری

مشکل کے وقت میں پہلے خدا کی طرف رجوع کریں پھر اسباب اختیار کریں

اسباب کی پیروی ترک کر کے کلیتہً دعا پر انحصار کرنے کی مثالیں بھی موجود ہیں

اپنی آنے والی نسلوں کو دعائیں کرنے اور ان کا پھل کھانے کا عادی بنائیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۲ صلح ۱۳۶۹ ہش (۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل لندن

دعا کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات شائع کئے جائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"(صاحب ایمان) کا اپنی انفرادی زندگی میں بھی اور اپنی اجتماعی زندگی میں بھی دعا کے ساتھ ایک ایسا ہی رشتہ ہے جیسا زندگی کا سانسوں کے ساتھ ہوتا ہے یا خون کی گردش کا دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو طبعاً خود بخود جاری و ساری رہتا ہے (صاحب ایمان) کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں پڑا کرتی کہ تم اپنے ہر کام میں، ہر مشکل میں، ہر ضرورت میں دعا کا سہارا لو۔ طبعی طور پر سب سے پہلے خیال دعا ہی کی طرف جاتا ہے خواہ کوئی خوف پیدا ہو یا کوئی امید ہو۔ کسی چیز کی ضرورت پیش آئے یا کسی خطرے سے بچنے کا خیال ہو۔ ہر صورت میں امید ہو یا خوف ہو یا رجاء دعا ہی ہے جو سب سے پہلے (صاحب ایمان) کے ذہن میں اولین سہارے کے طور پر ابھرتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے ملفوظات میں اور تحریروں میں جو روشنی ڈالی ہے، ایک بہت ہی ضخیم مضمون ہے اور جماعت کو چاہئے کہ خصوصیت کے ساتھ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی دعا سے تعلق میں تعلیمات کا مطالعہ کیا کریں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ دعا کے مضمون پر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریرات میں سے الگ منتخبہ حصے دعا کے عنوان کے تابع شائع ہو جانے چاہئیں تاکہ بکثرت احباب جماعت بھی اور دوسرے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ پہلے بھی میں نے بارہا اس بات کا ذکر کیا ہے۔ تمام دوسرے بزرگوں کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے جو ماضی میں گزرے ہیں، بڑے بڑے اعلیٰ مقامات تک پہنچے۔ بہت ہی قربِ الٰہی کی منازل انہوں نے طے کیں، لیکن ان سب کی کتب میں دعا سے متعلق ایسے عارفانہ نکات آپ کو نہیں ملیں گے جیسے کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب میں وہ میسر آتے ہیں۔

پہلے خدا کی طرف رجوع کریں پھر اسباب کی طرف

دعا کا اسباب سے جو رشتہ ہے، اس کے متعلق بھی میں بارہا روشنی ڈال چکا ہوں۔ دعا مسبب الاسباب ہے اور ہر سبب سے پہلے ہونی چاہئے کیونکہ وہ لوگ جو پہلے، سبب کی طرف یعنی دنیا کا ذریعہ اختیار کرنے کی طرف جھکتے ہیں، بعد میں دعا کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ان کی دعائیں اسی حد تک بے فیض رہ جاتی ہیں۔ اگر ایک انسان اپنے دوستانہ تعلقات میں اس بات کا مشاہدہ کرے تو اس کو اپنے عام روزمرہ کے تجربے میں بھی یہ بات دکھائی دینے لگے گی اور اس کا جو عارفانہ نکتہ ہے وہ سمجھ آسکتا ہے۔ ایک دوست جس کو جب ضرورت پیش آتی ہے، پہلے وہ دوسروں کی طرف بھاگتا ہے اور جب ہر طرف سے مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کی طرف آتا ہے۔ اس کا ایک تعلق آپ سے ضرور ہے لیکن ویسا نہیں جیسا اُس شخص کا جو ہر ضرورت کے وقت سب سے پہلے آپ کا دھیان کرتا ہے اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہی رشتے بچوں اور ماؤں کے درمیان، بچوں اور باپوں کے درمیان قائم ہوتے ہیں جو دوسرے انسانی رشتوں سے اس تعلق کو ممتاز کر دیتے ہیں۔

پس سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ امتیازی تعلق قائم ہونا چاہئے کہ ہر ضرورت کے وقت اور ہر خوف سے بچنے کی خاطر سب سے پہلے دھیان خدا تعالیٰ کا ذہن میں آئے اور بعد میں اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہو۔ اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہونے کے متعلق یہ نکتہ ضرور ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ روحانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دنیا کا بھی وہی خدا ہے۔ اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے دعا اصل ہے۔ دعا ہی کے ذریعے ہم خدا سے تعلق جوڑتے اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔ مگر جو ذرائع اس نے بنائے ہیں۔ جو اسباب کی دنیا خود اس نے تخلیق فرمائی ہے، اس دنیا سے مستغنی نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی ایک قسم کا خدائی کا دعویٰ ہے گویا انسان اپنے آپ کو خدا کی تخلیق کے بعض حصوں سے بالا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی کائنات اب لازم ہے کہ میرے تابع چلے (صاحب ایمان) کے تابع وہ کائنات چلائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن دعا کی وجہ سے اور خدا سے تعلق کی وجہ سے، اسباب سے مستغنی ہونے کی وجہ سے نہیں۔ پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان چیزوں سے بالا ہو چکے ہیں اور اب ہمیں ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت نہیں وہ ویسے ہی جاہل اور مشرک ہیں جیسے وہ لوگ جو دعا کی ضرورت سے بے خبر ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی کائنات میں، اس کی تخلیقات میں کسی ایک حصے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ مالک ہے اور وہ مالکِ کل ہے۔ اس لئے جیسے روحانی ذرائع اس کی ملکیت میں ہیں، اسی طرح جسمانی ذرائع بھی اسی کی ملکیت ہیں اور دونوں پر انحصار اس رنگ میں کرنا کہ بیک وقت اسباب کے ہوتے ہوئے بھی دعا کو اولیت ہو اور اپنے ایمان اور اپنے یقین میں اصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انحصار دُعا پر ہو ، یہ ہے وہ (صاحب ایمان کی) شان جس کی قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے اور انبیاء کی مثالیں پیش کرتے ہوئے ، مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے ہمارے سامنے یہ مضمون کھلتا چلا جاتا ہے کہ دُعا کو اولیت ہے مگر اس کے ساتھ ہی اسباب کا اختیار کرنا لازمی ہے یہاں تک کہ خدا کا کوئی برگزیدہ نبی بھی اسباب کی پیروی سے مستغنی قرار نہیں دیا گیا اور نمونے کے طور پر حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی عظیم الشان خوشخبریوں کے باوجود اسباب سے استفادہ کرتا ہوا دکھایا گیا اور کسی ایک موقعہ پر بھی تاریخی لحاظ سے یہ بات نظر نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مجھے اسباب کی ضرورت نہیں۔

اسباب کی پیروی ترک کرکے کلیتہً دُعا پر انحصار کرنیکی مثالیں

ایسے مواقع ممکن ہے بارہا پیش آئے ہوں اور میرا ایمان ہے کہ آئے ہوں گے کہ جب حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ سمجھا ہو گا کہ اسباب کی پیروی کا وقت نہیں ہے۔ اسباب کی پیروی کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی اور اس وقت کلیتہً انحصار دُعا پر ہی کیا ہو گا۔ ایسے مواقع کی تفاصیل ممکن ہے تاریخ میں تلاش کرنے سے مل بھی جائیں لیکن جہاں تک میرا علم ہے ، ایسے واقعات اس طرح بیان نہیں ہوئے کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود اس بات کو ظاہر فرمایا ہو کہ فلاں موقعہ پر میں نے اسباب کو اختیار کرنے سے اجتناب کیا۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ یہ وقت صرف دُعا کا ہے اور اسباب کا نہیں۔ لیکن میں اس لئے یہ اندازہ کر رہا ہوں کہ روزمرہ کی (صاحبِ ایمان) کی زندگی میں بھی ایسے تجربات آتے ہیں کہ جب دُعا کے سوا اور کوئی چارہ ہوتا ہی نہیں اور اسباب اگر دکھائی بھی دیں تو بالکل بے حقیقت اور بے معنی اور بے نتیجہ نظر آتے ہیں یا اسباب کی پیروی سے انسان عاجز آ چکا ہوتا ہے اور کوئی اور راہ باقی نظر نہیں آتی ، اس وقت پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ اسباب کو کلیتہً ترک کر دیا جائے اور خالصتہً دعا پر انحصار کیا جائے۔

حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی زندگی میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں۔ کئی واقعات ہیں ، ان میں سے ایک میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جب ایک بیماری نے ایسی شدت اختیار کی اور ایسی ضد کے ساتھ چمٹ گئی کہ ہر قسم کی دوائیں ناکام رہیں اور جس تسکین کی حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو خدمتِ دین کے لئے ضرورت تھی وہ میسر نہیں آ رہی تھی۔ کوئی مضمون لکھنا ہے تو شدید تکلیف کی وجہ سے اس طرف توجہ مائل نہیں ہو رہی ، اس وقت آپ نے ہر دوسرے ذریعے کو ترک کرتے ہوئے خالصتہً دُعا پر انحصار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میں اب صرف تجھ سے مانگتا ہوں اور معاً اس بیماری کے ازالے کے اسباب اس طرح پیدا ہوئے جیسے غیب سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا کوئی ظاہری ذریعہ نظر نہیں آتا۔

ایسے بعض تجارب مجھے [redacted] پہلے بھی ہوئے اور اب بھی بعض دفعہ ایسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اسباب کو اختیار کرنے کا یا وقت نہیں ہوا کرتا یا انسان ویسے ہی اسباب اختیار کرتے کرتے تنگ آ چکا ہوتا ہے اور آدمی سمجھتا ہے کہ اب ان میں کچھ نہیں ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ "اِن تِلوں میں تیل نہیں رہا"۔ بیکار ہے اب اِن سے کسی فیض کی امید۔ گذشتہ ہفتے کے اندر کچھ ایسی تکلیف دہ خبریں ، خصوصیت کے ساتھ دو ایسے اہم خطرات کی نشاندھی ہوئی جن کا تعلق پاکستان سے تھا اور اگرچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہوا ہے ، ایک عاجزانہ رنگ میں ہم دُعا کے ساتھ اسباب کو ضرور اختیار کرتے ہیں۔ میں عموماً ایسے (مو)اقع پر ساری جماعت کو مطلع کرتا رہا ہوں اور بعض کوششوں کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ مگر ان دو مواقع پر خدا کی تقدیر تھی شاید کہ دل اسباب سے اُتر گیا اور اچانک دل اسباب کی پیروی سے بیزار ہو گیا۔ تب میں نے خدا سے عاجزانہ دُعا کی کہ اب تو مجھے معاف فرما لیکن میں اسباب کو اختیار نہیں کروں گا۔ اب خالصتہً تجھ سے امید ہے اور تجھ سے ہی دُعا کرتا ہوں ، اپنے فضل سے دعاؤں کے ذریعے اسباب پیدا فرما دے اور ان حالات کو بدل دے چنانچہ حیرت انگیز طور پر خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور قطعی طور پر کوئی دنیاوی سبب اختیار کئے بغیر ایسے حیرت انگیز رنگ میں وہ تکلیفوں کا خوف ٹل گیا بلکہ وہ تکلیفیں جو خوف سے آگے نکل کر عملی شکل میں ظاہر ہو چکی تھیں ، ان کے شر سے جماعت کے احباب محفوظ رہے اور ایسا اس کے نتیجے میں دل کو خدا تعالیٰ کی طرف سے تسکین نصیب ہوئی کہ جس کی مثال دنیا میں شاذ ہی ملتی ہے۔

جماعت کیلئے خوشخبری پر مشتمل رؤیا

کل بھی اسی قسم کی دُعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے رات رؤیا میں ایک خوشخبری دی اور وہ خوشخبری میں چاہتا ہوں جماعت کو آج بتا دوں کیونکہ وہ دراصل جماعت کی ہی خوشخبری ہے۔

میں نے دیکھا کہ کثرت کے ساتھ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا میں دوسری جگہوں پر بھی لوگوں میں جماعت کی نصرت کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور جس طرح طوفان میں موج در موج لہریں اٹھتی ہیں ، اس طرح لکھوکھہا آدمی جن کا جماعت سے تعلق نہیں ہے وہ جماعت کی امداد کے لئے دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ یہ نظارہ مسلسل اسی طرح رؤیا میں دکھائی دیتا رہا اور بعض دفعہ بعض ملکوں کی بھی نشاندھی ہوئی اور اس وقت مجھے تعجب بھی ہوا کہ بظاہر تو اُن کے ساتھ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں مثلاً امریکہ کے مغرب سے بھی جو سان فرانسسکو اور لاس انجلیز وغیرہ کا علاقہ ہے۔ مغربی ساحل۔ کیلیفورنیا سٹیٹ ہے جو زیادہ تر مغرب میں شمالاً جنوباً چلتی ہے۔ اس طرف سے بھی لاکھوں آدمی جماعت کی مدد کے لئے دوڑے آ رہے ہیں اور باہر کی دنیا سے بھی مشرق میں بھی یہی نظر آ رہا ہے اور پاکستان میں بھی یہ لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ اس نظارے کے بعد جو بالعموم ایک تموّج کی شکل میں تھا یعنی انسان دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن یوں معلوم ہوتا تھا کہ موج در موج مخلوقِ خدا جماعت کی مدد کے لئے متوجہ ہو رہی ہے بلکہ ایک دفعہ تو یوں لگا کہ جیسے میں کہوں کہ بس۔ کافی ہو گئی۔ بس کرو۔ اتنی ضرورت نہیں لیکن لہریں پھر اُٹھتی ہوئی دوبارہ ساحل سے ٹکرا کر جس طرح چھلک کر باہر آ پڑتی ہیں ، اس طرح میں نے اُن کو دیکھا تو بیک وقت یہ احساس ہونے کے باوجود کہ یہ انسانی عدد ہے ، نظارہ وہ موجوں کا سا رہا۔ جب رؤیا سے آنکھ کھلی تو اس وقت حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ الہام تعبیر کے طور پر میری زبان پہ جاری تھا کہ ....

...... تیری نصرت خدا کے ایسے مردِ میدان بندے کریں گے جن کو اللہ تعالیٰ خود وحی کے ذریعے اس بات پہ آمادہ فرمائیگا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس نئی صدی کے پہلے سال میں اس رؤیا کا دکھایا جانا محض کسی عارضی مفاد سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ آئندہ زمانے میں جماعت کی نصرت کا خیال قوموں میں لہر در لہر ، موج در موج اُٹھے گا اور مختلف ملکوں میں خدا تعالیٰ غیروں کے دل میں بھی جماعت کی تائید میں اُٹھ کھڑے ہونے کے لئے ایک حرکت پیدا کرے گا ، ایک توجہ پیدا فرمائیگا۔ اور کثرت کے ساتھ .... جماعت کو ایسے انصار ملیں گے جو جماعت سے نہ بھی تعلق رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی وحی کے تابع یعنی وحی بعض دفعہ خفی بھی ہوتی ہے ، ضروری نہیں کہ الہام کی شکل میں لفظوں میں وہ ظاہر ہو مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے چلنے والی تحریکات کی روشنی میں اُن کے دل جماعت کی مدد کے لئے متوجہ ہوں گے۔

اس رؤیا کے بعد میں خصوصیت سے جماعت کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں کہ جب بھی وہ اپنے متعلق یا اپنے دوستوں کے متعلق یا جماعت کے متعلق کوئی فکر والی باتیں سنیں یا کوئی توہمات ان کے دلوں کو گھیر لیں تو اپنے نفس کا یہ پہلا محاسبہ کیا کریں کہ ان کا خیال کس طرف گیا تھا۔ مدد ڈھونڈنے کے لئے اُن کو کوئی انسان یاد آیا تھا۔ کوئی دنیاوی ذریعہ اختیار کرنے کی طرف توجہ مائل ہوئی تھی یا سب سے پہلے توجہ خدا کی طرف گئی تھی۔ موحد بندے کی شان یہ ہے کہ توجہ کا اولین مرکز خدا ہوتا ہے ورنہ یہ دنیا ایسی ہے کہ جس میں [illegible] ایسی مل جاتی ہیں کہ توحید اور شرک کی تفریق آسان نہیں رہتی۔ خدا کے (صاحب ایمان) بندے بھی دعائیں بھی کرتے ہیں اور اسباب کو بھی اختیار کرتے ہیں اور بعض غیر بھی جو توحید کے اعلیٰ مقام پر فائز نہیں ہوتے وہ اسباب کو بھی اختیار کر لیتے ہیں اور دعاؤں کی طرف بھی متوجہ ہو جاتے ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان ایک فرق ہے اور وہ فرق اولیت کا ہے۔ (صاحب ایمان) کا اوّل سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اس تعلق کے قیام کے لئے جو بندے اور خدا کے درمیان سہارے کی شکل میں ظاہر ہوا کرتا ہے دعا ذریعہ بنتی ہے یعنی سہارا تو خدا تعالیٰ ہر ایک کا ہے لیکن اس خصوصی مدد کے لئے جو انسان کسی خاص مشکل کے وقت محسوس کرتا ہے کہ مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی ضرورت ہے اور خدا سے مجھے ملنی چاہیئے۔ اس مدد کے لئے دعا ذریعہ بنا کرتی ہے۔ پس جب بھی آپ مدد چاہتے ہیں تو مدد کے لئے پیغام بھیجا کرتے ہیں۔ جب بھی آپ مدد مانگتے ہیں تو مدد کے لئے آواز دیا کرتے ہیں تو پہلی آواز خدا کی جانب اٹھنی چاہیئے۔ پہلا پیغام خدا کو بھیجا جانا چاہیئے۔ اگر یہ ہے تو پھر آپ موحد بندے ہیں۔ پھر آپ اسباب کو اختیار کریں تو یہ شرک نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک عجز کا اظہار ہے اور خدا کی اس مالکیت کی عبادت کرنا ہے جو ہر چیز پہ حاوی ہے۔ پس اس پہلو سے آپ کا ایمان یقیناً خالص بن جاتا ہے۔ آپ کی توحید کے اوپر ایک گواہی ٹھہرتی ہے جو ہر ضرورت کے وقت آپ کے دل سے اٹھ رہی ہوتی ہے اور خدا کے بعد سب سے بڑا گواہ انسان کا اپنا نفس ہی ہے۔ پس اس پہلو سے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے دعاؤں پر انحصار بڑھائیں اور سب سے زیادہ توکل دعا پر ہی رکھیں اور دعا کے ذریعے اولین رابطہ اپنے خدا سے کرنے کی عادت ڈالیں۔

آئندہ نسلوں کا رابطہ دعا کے ساتھ جوڑے رکھیں

آج کل جماعت کو تمام دنیا میں جو ضرورتیں درپیش ہیں اور نئے نئے رستے ترقیات کے کھل رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ نئے خطرات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک بڑی عظیم عالمی جدّو جہد کی کیفیت ہے جس میں جماعت اس نئی صدی میں داخل ہوئی ہے اور روز بروز نئے میدان کھلتے رہیں گے اور نئے میدانوں میں ہمارے قدم آگے بڑھتے رہیں گے۔ اس لئے ابھی سے دعاؤں کی عادت خود بھی ڈالیں اور اپنے بچوں کو بھی دعاؤں کی اہمیت سمجھاتے رہیں اور دعائیں کرنے کے سلیقے سکھائیں۔ اگلی نسل کو دعا پر قائم کرنا بہت ہی ضروری ہے ورنہ ہمارا اگلی نسلوں کے ساتھ سب سے زیادہ اہم پیوند کٹ جائے گا۔ سب سے زیادہ اہم پیوند جو ہم اپنی اگلی نسلوں کے ساتھ قائم کر سکتے ہیں وہ یہی دعا کرنے کا پیوند ہے۔ وہ پیوند جو دراصل تو خدا سے لگتا ہے۔ لیکن ہمارا آپس کا تعلق دعا کرنے والی نسل کے طور پر قائم رہنا چاہیئے اور ہماری ہر اگلی نسل اسی طرح دعا گو ہونی چاہیئے۔ اسی طرح دعا پر توکل رکھنے والی اور یقین رکھنے والی ہونی چاہیئے جیسے ہمیں ہونا چاہیئے یا ہماری پہلی نسلیں تھیں۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا جو فیض ہے، اس کا خلاصہ کبھی بھی ہماری نظر سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کے تمام فیوض کا ملخص، آپ کے سارے فیض کا منبع اور روح اور اس کا خلاصہ یہی ہے کہ آپ نے خود بھی دعاؤں کے گُر سیکھے اور دعاؤں پر انحصار کیا اور جماعت احمدیہ کو بھی دعاؤں کے ذریعے ایک زندہ خدا کے ساتھ ایک ابدی زندہ تعلق رکھنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ پس یہ اگلی نسل کا ہم پر حق ہے۔ جس طرح ہم نے پچھلی نسلوں کا پھل کھایا اور ان سے یہ تربیت حاصل کی اور ان سے اس فیض کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ایک حیرت انگیز اور عظیم الشان رشتہ قائم ہو گیا۔ اسی طرح اگلی نسلوں کا ہم پر بھی حق ہے۔ اپنے بچوں پر رحم کریں اور ان کو آغاز ہی سے دعائیں کرنی سکھائیں۔ اور ان سے دعائیں کروائیں اور پھر دیکھیں کہ جب دعا کا پھل ان کو ملے گا تو ان کی کیفیت کیسے بدل جائے گی۔ غیر دنیا میں رہتے ہوئے معصوم بچوں کی حفاظت کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہزار ترکیبیں آپ کریں تربیت کی۔ ہزار پاپڑ بیلیں ان کو راہ راست پر رکھنے کے لئے مگر اس جیسا مؤثر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ آپ ان کو دعا گو بچے بنا دیں۔ خدا تعالیٰ سے ان کا ایک ذاتی تعلق قائم کروا دیں اور بچپن ہی سے وہ اپنی دعاؤں کا پھل کھانے لگ جائیں۔ پس یہ ایک دوسری نصیحت ہے۔ جہاں جماعت کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں اور اپنے لئے بھی وہاں اپنی آنے والی نسلوں کو بھی دعا گو نسلیں بنائیں۔

ایک رؤیا کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا۔ اس ضمن میں میں سمجھتا ہوں ایک دو اور رؤیا ہیں جن سے مجھے آپ کو مطلع کرنا چاہیئے۔ کچھ عرصہ پہلے کے ہیں لیکن چونکہ خطبات جمعہ کا مضمون ایسا تھا کہ ان کے اندر وہ کہیں فٹ نہیں بیٹھتے تھے یعنی ان کا براہ راست تعلق نہیں بن رہا تھا اس لئے آہستہ آہستہ وہ نظر سے اوجھل ہو گئے۔ اب چونکہ یہ مضمون چل پڑا ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان مبشر رؤیا سے جماعت کو مطلع کرنا چاہیئے۔

ایک اور مبشر رؤیا

ایک رؤیا میں میں نے دیکھا کہ جیسے سیاحوں کی بس ہوتی ہے ویسی ہی کسی بس میں میں اور میرے کچھ ساتھی سفر کرتے ہوئے ایک دریا کو عبور کرنے والے ہیں۔ اب یہ جو بس کی حالت کا سفر ہے یہ مجھے یاد نہیں لیکن یوں معلوم ہے جیسے وہ بس پل کے پاس آ کر نیچے اس کے دامن میں رک گئی ہے اور کوئی وجہ ہے کہ وہ بس خود آگے نہیں بڑھ سکتی تو جیسے ایسے موقع پر مسافر اتر کر چہل قدمی شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح اس بس سے میں اترا ہوں اور کچھ اور بھی مسافر اترے ہیں لیکن میرے ذہن میں اس وقت اور کوئی نہیں آ رہا مگر یہ یاد ہے اچھی طرح کہ مبارک مصلح الدین صاحب جو ہمارے واقف زندگی، تحریک جدید کے کارکن ہیں، وہ ساتھ ہیں اور جیسے انتظار میں اور کوئی شغل نہ ہو تو انسان کہتا ہے کہ چلیں اب نہا ہی لیتے ہیں۔ میں اور وہ ہم دونوں دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ خیال ہے کہ ہم تھوڑا سا تیر کے واپس آجائیں گے لیکن مبارک مصلح الدین مجھ سے تھوڑے سے، دو ہاتھ آگے ہیں اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ چلیں اب اسی طرح ہی دریا پار کرتے ہیں تو میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ دریا تو بھرپور بہہ رہا ہے جیسے دریائے سندھ طغیانی کے وقت بہا کرتا ہے۔ اگرچہ کناروں سے چھلکا نہیں لیکن لبالب ہے اور بہت ہی بھرپور اور قوت کے ساتھ بہہ رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پتہ نہیں ہم یہ کر بھی سکیں گے کہ نہیں تو مبارک مصلح الدین کہتے ہیں کہ نہیں ہم کر سکتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اگرچہ میں کوئی ایسا تیراک نہیں مگر اس وقت تیراکی کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے اور چند ہاتھوں میں بڑے بڑے فاصلے طے ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ جب میں مڑ کے دیکھتا ہوں تو وہ پچھلا کنارہ بہت دور رہ جاتا ہے اور پھر دو چار ہاتھ لگانے سے ہی وہ باقی دریا بھی عبور ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ہم کنارے لگتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اگرچہ مبارک مصلح الدین مجھے رؤیا میں اپنے آگے دکھائی دیتے ہیں مگر جب کنارے لگتا ہوں تو پہلے میں لگتا ہوں پھر وہ لگتے ہیں اور اس طرح ہم دوسری طرف پہنچ جاتے ہیں اور پھر یہ جائزہ لے رہے ہیں کہ کس طرح یہاں سے باہر نکل کر دوسری طرف کنارے سے باہر کی عام دنیا میں ابھریں۔

یہ رؤیا یہاں ختم ہو گئی اور چونکہ یہ ایک ایسی رؤیا تھی جو عام طور پر دستور کے مطابق انسان کے ذہن میں آتی نہیں۔ اس لئے رؤیا ختم ہونے کے بعد میرے ذہن پر یہ بڑا بھاری اثر تھا کہ یہ ایک واضح پیغام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی نئی منزل کو فتح کرنے کی خوشخبری دے رہا ہے۔ اور اگرچہ ایک حصہ اس کا ابھی تک مجھ پہ واضح نہیں ہوا کہ وہ ساتھی جو ہیں ان کو ہم کیوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور ہم دو کیوں آگے نکل جاتے ہیں لیکن بہر حال ذہن پہ یہ تاثر ضرور ہے کہ اس میں کوئی انذار نہیں تھا بلکہ خوشخبری تھی کہ دریا کی موجوں نے اگرچہ بس کو روک دیا ہے لیکن ہمارے سفر کی راہ میں وہ حائل نہیں ہو سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس رؤیا کو بھی جہاں تک میرا تاثر ہے اور یقین ہے کہ مبشر ہے، توقع سے بڑھ کر مبشر بنائے اور جماعت کے حق میں اس کی اچھی تعبیر ظاہر فرمائے۔

"غزل آپ کے لئے" کا پس منظر

ایک اور رؤیا جو پچھلے دنوں دیکھی، جس کے نتیجے میں میں نے ایک غزل کہی۔ غزل تو جماعت تک پہنچ چکی ہے لیکن اس کا پس منظر نہیں پہنچا۔ اس لئے میں وہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں ہم نے سوچا کہ دسمبر میں چونکہ ربوہ میں جلسہ نہیں ہو سکتا اس لئے کثرت کے ساتھ جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور اللہ کے فضل کے ساتھ جو رپورٹیں مل رہی ہیں۔ بہت ہی بھرپور جلسے سارے پاکستان میں ہوئے ہیں اور دوستوں کے بڑے اطمینان کے بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی خط نصیب ہو رہے ہیں کہ بڑی مدّت کے بعد دل کی یہ خلش دور ہوئی اور جو اس جلسے میں لطف آیا ہے اگرچہ یہ سالانہ جلسہ نہیں تھا اور وہ ربوہ والی کیفیت نہیں تھی مگر چھوٹے پیمانے پر ہونے کے باوجود بہت ہی زیادہ ایمان افروز اور تسکین بخش تھا۔ چونکہ میں عموماً جلسے کے موقعے پر کوئی نظم پیش کیا کرتا ہوں، میں نے ایک غزل بھجوائی تھی۔ جس کا عنوان تھا "غزل آپ کے لیے" وہ عام دستور سے کچھ ہٹی ہوئی ہے اور شاید سننے والوں نے تعجب بھی کیا ہو کہ مجھے یہ کیا سوجھی، اس طرز پہ غزل کہنے کی، اور کیا مقصد ہے تو چونکہ ایک خواب کے نتیجے میں یہ کہی گئی تھی اس لئے میں وہ خواب آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ کوئی عزیز ہے وہ میرے لئے ایک مصرعہ پڑھتا ہے اور وہ مصرعہ خواب میں بالکل موزوں ہے یعنی باقاعدہ باوزن مصرعہ ہے لیکن اُٹھنے کے بعد پورا یاد نہیں رہا لیکن آخری حصہ اس کا یاد رہا جس کے مطابق پھر یہ غزل کہی گئی۔ مضمون اس کا یہ تھا کہ لوگ آج کل کے اس زمانے میں، ابتلاء کے زمانے میں ایسے ایسے اچھے شعر لکھ کر آپ کو بھجواتے رہتے ہیں، نظمیں کہتے رہتے ہیں تو اجازت ہو تو میں بھی کہوں اِک غزل آپ کے لئے۔

"غزل آپ کے لئے" کے لفظ بعینہٖ وہی ہیں جو رؤیا میں دیکھے گئے تھے اور یہ کہوں میں یا کیا الفاظ تھے۔ اس کی تفصیل یاد نہیں رہی۔ چنانچہ اس "آپ کے لئے" کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جو میں نے غزل کہی اس کے پہلے چند اشعار اور آخری دراصل نعتیہ ہیں۔ وہ میں نے حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے کہے ہیں اور بیچ کے چند اشعار دوسرے مضامین کے بھی ہیں۔ لیکن یہ میں سمجھا دینا چاہتا ہوں کہ وہ میں اپنے متعلق نہیں کہہ رہا۔

میں نے خود اپنے متعلق تو وہ غزل نہیں کہنی تھی۔ اگرچہ کسی اور کے خیال سے بعض دفعہ انسان اپنے متعلق بھی ایک آدھ شعر کہہ لیتا ہے کسی کی زبان میں کہ گویا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے یہ پیغام دو۔ ایسے بھی ایک دو شعر اس میں ہیں لیکن دراصل اس کے اکثر اشعار نعتیہ ہیں، پہلے چند اور آخری خصوصیت کے ساتھ۔ تو یہ اس کا پس منظر ہے جو امید ہے معلوم ہونے کے بعد اس غزل کی طرز بھی سمجھ آجائے گی کہ کیا طرز ہے۔

انذار اور خوشخبری کے پہلو رکھنے والی رؤیا:۔

ایک اور رؤیا جس میں انذار کا پہلو بھی تھا اور ایک خوشخبری کا رنگ بھی رکھتی تھی۔ وہ اگرچہ میں اپنے بعض دوستوں کے سامنے بیان کرچکا ہوں لیکن جماعت کے سامنے غالباً ابھی تک پیش نہیں کی۔ جب حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا وصال ہوا ہے تو جس دن اس کی اطلاع ملی، اس سے پہلی رات میں نے یہ رؤیا دیکھی کہ اقبال کی ایک مشہور غزل کے دو اشعار میں پڑھ رہا ہوں اور خاص اس میں درد کی ایک کیفیت ہے۔ اقبال کی یہ وہ غزل ہے جو بچپن میں کالج کے زمانے میں مجھے بہت پسند تھی لیکن چونکہ مدّت سے پڑھی نہیں، اس لئے خواب میں کوشش کرکر کے یاد کرکے وہ شعر پڑھتا ہوں۔ اور پھر آخر یاد آجاتے ہیں اور وہ رواں ہوجاتے ہیں اور وہ شعر یہ تھے کہ ؎

تھا جنہیں ذوقِ تماشا وہ تو رخصت ہوگئے ؎ لے کے اب تو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا
آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ ؎ صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

تو بہت ہی دردناک اشعار ہیں اور جب آنکھ کھلی تو میرے دل پہ بہت ہی اس بات کا گہرا اثر تھا اور غم کی کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلے کے کوئی ایسے بزرگ جن کا خدا کے نزدیک ایک مرتبہ ہے، رخصت ہونے والے ہیں جو انتظار کی راہ دیکھتے دیکھتے میرے جانے سے پہلے پہلے وصال پاجائیں گے دوسرے دن صبح جب ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت لاہور کے دوست چوہدری حمید نصراللہ صاحب اور ان کے ساتھ ایک دو اور وکلاء بھی تھے۔ یہ ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان سے میں نے بیان کی اور میں نے کہا کہ میں نیک فال کے طور پر یعنی اگرچہ لفظ "نیک فال" کا اطلاق پوری طرح تو نہیں ہوتا مگر ان معنوں میں نیک فال کے طور پر کہ گویا انذار ٹل چکا ہے اور جو ہونا تھا ہوچکا ہے، اس خواب کے مضمون کو ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال پہ لگا رہا ہوں۔ اگرچہ وہ اس عرصے میں ملتے بھی رہے ہیں لیکن جس مرتبے کے انسان تھے، خواب میں جیسا میرے ذہن پر اثر تھا کہ اس مرتبے کا کوئی انسان رخصت ہونے والا ہے یہ ان پر صادق آتا ہے اور دوسرا خیال یہ تھا کہ ملک صاحب کو خواہش تو بہرحال یہی ہوگی کہ میں بھی ربوہ جاؤں اور پھر ربوہ میں واپسی ہو اور اس تقریب میں شمولیت ہو تو اس خیال سے اگر اس پر اطلاق ہوجائے تو کوئی بعید از قیاس بات نہیں آپ کو میں یہ رؤیا بتاتے ہوئے اس دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ کرے کہ یہ انذار کا پہلو یہاں تک ہی ٹل جائے اور جو دوسرا پہلو ہے واپسی کا اس کے آثار جلد جلد ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ایسی حالت میں لے کے جائے کہ کم سے کم تکلیف کی خبریں ملیں۔ اب کے بعد خدا کرے یعنی میں تو دعا کے رنگ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بظاہر چیز ناممکن بھی ہو تو دعا کے ذریعے ممکن بن سکتی ہے یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ اب کے بعد واپسی تک کوئی فوت نہ ہو۔ وفات کا جو سلسلہ ہے وہ تو جاری رہے گا لیکن دعا کرتے وقت یہ کہنے میں کیا حرج ہے کہ کوئی بھی نہ ہو۔ اس لحاظ سے میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ دعا کریں کہ کم سے کم لوگ، اگر فوت ہونا کسی کا مقدر بھی ہے تو کم سے کم لوگ اس عرصے میں وفات پائیں اور کم سے کم لوگوں کے متعلق پھر یہ دردناک مضمون صادق آئے کہ ؎

تھا جنہیں ذوقِ تماشا وہ تو رخصت ہوگئے
لے کے اب تو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا!

خبریں

مُلکی خبریں

○ نیشنل ہاکی سٹیڈیم میں رنگارنگ تقریب کے دوران وزیرِ اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے ہاکی کے ورلڈ کپ کا افتتاح کیا۔

○ پاکستان نے نہتے پاکستانیوں پر بھارتی فوج کی فائرنگ پر شدید احتجاج کیا ہے۔ بھارتی ہائی کمشنر کو سیکرٹری خارجہ پاکستان نے دفتر خارجہ میں بلا کر احتجاجی مراسلہ دیا۔

○ کشمیر کے مسئلے پر بھارت کی سفارتی مہم کے جواب میں قومی سلامتی کے مشیر مسٹر اقبال اخوند پانچ ملکوں کے دورے پر روانہ ہوگئے۔ ان کے علاوہ سیّد افتخار گیلانی، ملک معراج خالد اور سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد بھی سفارتی مشنوں پر روانہ ہوگئے۔ سیّد فیصل صالح حیات بھی ایسی ہی ایک مہم پر عراق جائیں گے۔

○ کراچی میں فائرنگ اور تشدد کے مزید واقعات ہوئے ہیں۔ کرفیو زدہ علاقوں میں شدید کشیدگی موجود ہے۔ فائرنگ اور مار پیٹ کے واقعات میں ۳۔ افراد زخمی ہوگئے۔

○ آئی جی پنجاب نے چنیوٹ میں ہلاک ہونے والے پولیس افسروں کے ورثاء کو فی کس تین تین لاکھ روپے کے چیک دیئے یہ تقریب گجرات میں منعقد ہوئی۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو ۱۸ روز کے بعد ۱۲۔ فروری کو اپنے سیکرٹریٹ میں آئیں۔ اگرچہ عملاً انہوں نے دو دن قبل ہی کام شروع کردیا تھا۔

غیر مُلکی خبریں

○ جنوبی افریقہ کی قوم پرست تنظیم اے این سی کے لیڈر مسٹر نیلسن منڈیلا کو گیارہ فروری کو ۲۷ سال کی سیاسی قید کے بعد رہا کردیا گیا۔ اُنہوں نے رہا ہونے کے بعد جنوبی افریقی عوام کے ایک جمِ غفیر سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نسل پرست برسرِ اقتدار حکومت کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اُنہوں نے فوجی جدوجہد کو نسلی امتیازانہ کے تشدد کے خلاف خالصتاً دفاعی اقدام کے طور پر اپنایا تھا اور اب بھی اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔ اسکے علاوہ انہوں نے ملک میں ہنگامی حالت کے خاتمے اور تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا۔ مسٹر منڈیلا کی رہائی پر مختلف علاقوں میں جشن منانے والوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ چار افراد کے ہلاک ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ صدر بش نے فون پر مسٹر منڈیلا کو مبارکباد دی اور ایک جہتی کا یقین دلایا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری رہنما مقبول بٹ شہید کی چھٹی برسی کے موقعہ پر یوم سیاہ منایا گیا۔ اس موقعہ پر حفاظتی انتظامات سخت کردیئے گئے اور کرفیو میں کوئی نرمی نہیں کی گئی۔ بھارتی فوج نے دس لاکھ کی آبادی کے شہر کی عملاً ناکہ بندی کر رکھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور آپ کے تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی۔ آپ کو بہت بہت زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق دے اور آپ اس علم کو احمدیت کے لئے اور انسانیت کے لئے استعمال کریں لوگوں سے دعائیں لیں اور اللہ تعالیٰ سے بہتر جزاء۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ہمارے ایک بہت بڑے عالم اور بزرگ کا نام نامی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب تھا۔ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب آج کل انگلستان کے مربی انچارج ہیں اس سے پہلے آپ جاپان میں بھی سلسلہ کی اور انسانیت کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی ایک بیٹی (بیگم افتخار احمد صاحب) کچھ عرصہ پہلے طوالو میں تھیں وہ اپنے خاوند کے ہمراہ وہاں مقیم تھیں اور اپنے رنگ میں خدمت دین میں مصروف تھیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان آئی تھیں۔ اب انگلستان جا چکی ہیں اور وہاں سے پھر طوالو جانے والی ہیں ان کا نام ہے محترمہ امۃ الباسط صاحبہ آج ان کا ایک خط آپ کو سناتے ہیں "سناتے ہیں" تو محاورہ کے طور پر کہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم یہاں درج کرتے ہیں تاکہ آپ اسے پڑھ لیں۔ اس خط کے بعد ان کی ایک ننھی بیٹی کے انگریزی میں لکھے گئے خط کا ترجمہ بھی پیش کریں گے۔

خط کا متن

سب سے پہلے تو آپ کو میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتی ہوں گزشتہ ہفتہ ہم ربوہ میں تھے اور میں نے کئی بار آپ کو فون کرنے کی کوشش کی مگر آپ کے دفتر کی لائن ہی مصروف ملی اور مجھے اتنی فرصت نہ تھی کہ بیٹھ کر انتظار کرتی اور وقت ملنے پر آپ سے بات کرسکتی جس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور آج یہ خط عزیزہ سعدیہ کی انگلش کی تحریر کو اردو میں لکھ کر الفضل میں بھجواتے کا اصرار محرک بنا ہے اس ننھی بچی نے جب روزانہ مجھے الفضل کا انتظار کرتے اور پھر آنے پر بڑے شوق سے ہر ہر لفظ پڑھتے دیکھا تو کہنے لگی کہ امی یہ کیا اخبار ہے جو آپ روزانہ اس قدر شوق سے پڑھتی ہیں مجھے موقع مل گیا اور اتفاقاً اسی پرچے میں بچوں کا صفحہ بھی تھا میں نے اسے پڑھ کر سنایا۔ ہر روز سکول سے آنے کے بعد نماز اور تلاوت کے بعد الفضل کے مضامین سننا۔ ان کا معمول ہوگیا ہے اس کے لکھے ہوئے انگلش کے خط کا ترجمہ آپ ہی کریں اور اگر مناسب سمجھیں تو شائع بھی کر دیں ہماری یہ بچی بہت کہانیاں لکھتی ہے اس کی بڑی بہن فرزانہ ایاز بھی پوری دلچسپی اور شوق رکھتی ہیں اور کچھ لکھنے کی خواہشمند ہیں۔

امید ہے کہ آپ میرے لئے حسب وعدہ اپنی نظموں کا مجموعہ عزیزم عطاء المجیب راشد کو دے دیں گے کہ وہ مجھے پہنچا دیں میں آپ کی بے حد ممنون ہوں گی۔ آپ کا الفضل دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔

محتاج دعا

(امۃ الباسط ایاز)

عزیزہ سعدیہ نے انگریزی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی سنیئے۔

پیارے مدیر صاحب! میں آپ کو انگریزی میں خط لکھ رہی ہوں کیونکہ میں اردو میں نہیں لکھ سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ الفضل مجھے پسند ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ الفضل کے لئے کہانیاں لکھا کروں۔ اور کہانیوں کے علاوہ بھی بہت سی باتیں۔ چونکہ میں خود اردو نہیں پڑھ سکتی اس لئے میری امی مجھے الفضل پڑھ کر سناتی ہیں۔ الفضل میں بہت اچھی اچھی خبریں شائع ہوتی ہیں جو خاص طور پر بچوں کے لئے مفید ہیں۔ میں اردو پڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ تاکہ میں خود الفضل پڑھ سکوں۔ اور میری امی کو مجھے پڑھ کر سنانا نہیں پڑے گا۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ کو میرا خط پسند آئے گا اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ یہ خط جلدی آپ تک پہنچ جائے گا۔ میری عمر آٹھ سال ہے اور میرا نام سعدیہ ایاز (منورہ) ہے

بچو! کیسا لگا آپ کو یہ خط ہے نا پیارا پیارا۔ ہم سعدیہ بیٹی کی کہانیوں کا انتظار کریں گے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز، ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۳۷:- میں امۃ الحمید زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم بنڈیچہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی سیٹ وزنی ½2 تولہ مالیتی ۸۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے (۳) نقد روپے از ترکہ والد صاحب ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امۃ الحمید زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب 230/A لطیف آباد نمبر۱ حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر۱ منصور احمد وصیت نمبر ۱۹۴۹۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری نعیم احمد وصیت نمبر ۱۵۹۶۵۔

مسل نمبر ۲۷۳۳۸:- میں نگہت سلطانہ بنت عبداللطیف صاحب قوم سدوزئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نگہت سلطانہ ۳/۱۰ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مسرور احمد کریم بھٹی وصیت نمبر ۲۳۹۳۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ شیخ عبدالسلام وصیت نمبر ۱۵۰۳۶

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں: کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۷۳۳۹ - میں صبیحہ یاسمین قریشی بنت قریشی عبد الغنی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ½۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ۱/۱ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۸۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صبیحہ یاسمین قریشی بنت قریشی عبد الغنی دارالرحمت غربی ۱/۱ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبد الحلیم شرر وصیت نمبر ۲۵۰۸۶ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الجلیل صادق وصیت نمبر ۲۰۴۳۳۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۰ و SOEMAH- W/O HALUMI پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال بیعت ۸/۴/۱۹۵۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۴۰ گرام مالیتی /۷۰۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۲۰۵۰۰۰ روپے۔ کل میزان /۲۷۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۶۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SOEMAH ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ SAHIDI AHMAD S/O HALUIMU OBIH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ CARBIN S/O JAYA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۱ ۔ SATI و WIDOW OF SACAWIJAYA پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۵۷۴ مربع میٹر مالیتی /۱۰۲۵۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۷۰ مربع میٹر مالیتی /۸۵۰۰۰۰ روپے (۳) زیورات طلائی وزنی ۱۱ گرام مالیتی /۲۲۵۰۰۰ روپے (۴) حق مہر /۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۲۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ SATI بیوہ SACWIJAYA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ DASPAN S/O SACAWIJAYA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ SALEH S/O SACAWIJAYA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۲ و MRS TIJAH W/O SASTRASALIM پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین واقع DS. MANISLOR مالیتی /۱۰۸۴۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۱۲ گرام مالیتی /۲۴۰۰۰۰ روپے (۳) حق مہر /۴۵۰۰۰۰ روپے کل جائیداد ۲۵۳۰۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ TIJAH W/O SASTRASALIM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SASTRASALIM خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ JASRI S/O KERTA MUSA انڈونیشیا۔

تلاش گمشدہ

چابیوں کا ایک گچھا دارالنصر اور گولبازار کے درمیان کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

کاروباری حضرات
سرجیکل سپورٹس اور گلوز ایکسپورٹ کے لئے سیمپل طلب فرمائیں۔
فضل عمر ٹریڈنگ کمپنی
بکس نمبر ۲۱۶۴ سیالکوٹ
فیکٹری فون ۸۲۷۰۷ ، ۶۶۲۰۷

ہمارا نصب العین۔ بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
کیپٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹرز: نعیم الرحمن ضیاء، عزیز احمد خان
فون گھر ۴۱۴

ضرورت سیکیورٹی آفیسر
ایک صنعتی ادارے کو پرکشش مشاہرہ اور مروجہ سہولتوں پر اپنے حفاظتی عملہ کے سربراہ کی خدمات درکار ہیں۔ اچھی صحت اور بارعب شخصیت کے حامل سابقہ فوجی یا پولیس آفیسر اپنی حالیہ تصویر اور کوائف کے ساتھ مکمل اعتماد کے ساتھ اپنی درخواستیں ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء تک مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور۔ علامہ اقبال روڈ لاہور ۵ کو بھجوا دیں۔

۔ نرینہ اولاد سے محروم
۔ بے اولاد، ۔ اٹھراء
۔ سوکھا، گرمی، گیس
کا علاج کرنے والے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ ۔ ۷۶۴۹۷ ۔ ۴۳۱
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ معدہ
خرابی ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت -/۸، -/۱۵

راحتِ جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت -/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت -/۵

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت -/۸

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت -/۱۵

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ھوالشافی
جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
الیاس دواخانہ
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز
ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

تقریبات کی وڈیو فلم بنوانے پر لوکل بارات کیلئے گاڑی کی فری سہولت
شالیمار ٹی وی سنٹر
انس مارکیٹ
ربوہ
بفضلہ تعالیٰ بڑی کامیابی کے ساتھ عرصہ بارہ ۱۲ سال سے ٹیلیویژن، VCR الیکٹرونکس میں ایک مستند ڈپلومہ ہولڈر کی زیرِ نگرانی احباب کی خدمت میں مصروفِ عمل۔
المشتہر:۔ قمر احمد۔ مظفر احمد نجم

بہنے کان کا ہسپتال
علاج بذریعہ جدید کمپیوٹر
بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ہر گھر کی پسند
رحمت سویاں
تیار کردہ
نعمت کرامت گول صابن والا فیصل آباد
فون ۲۲ ۲۳۲۵۸

تریاق اٹھرا
اٹھراء کے علاج کیلئے
مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۶۰

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی
اور صحت کیلئے
قیمت -/۵ روپے فی شیشی

نورِ نظر
اولاد نرینہ کے لئے
تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس -/۲۰۰

زوجام عشق
موتی و کستوری والا
نمبر ۱
مکمل کورس -/۳۶۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے
لذیذ اور مفید چورن
قیمت -/۵، -/۱۰، -/۲۰

قندِ شفاء
نزلہ، زکام، کھانسی کیلئے
مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی -/۷

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون
دکان ـــــ ۵۳۸
رہائش ـــــ ۳۳۸

شریف گولڈ سمتھ
فون: ۶۴۹ - ۸۴۱
اقصیٰ روڈ
ربوہ

ضرورت
سٹاف برائے بھرتی اور ٹریننگ
ہمیں اپنی نئی فیکٹری واقع جہلم کیلئے ٹیکنیکل سٹاف کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے میکینیکل یا الیکٹریکل میں ڈپلومہ لیا ہو یا کسی انڈسٹری میں سابقہ تجربہ ہو اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف ارسال کریں۔
میٹرک اور انٹر پاس نوجوان جو ٹیکنیکل لائن اختیار کرنا چاہتے ہوں وہ بھی بمعہ مکمل کوائف درخواست دیں۔
ٹریننگ کے بعد ترقی کے واضح امکانات ہوں گے۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جہلم

کیوریٹو ادویات حیوانات
برائے
سرکن، اپھارہ، ٹک، سوزش پستان، زہرباد، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق) فالج، منہ کھر وغیرہ، مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(ویٹرنری ڈاکٹرز فری سمپلز و لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب فرمائیں)
(۱) لاہور: ـــــ پاکستان میڈیکوز لوئر مال
(۲) فیصل آباد: ـــــ میاں شادی میڈیسن کمپنی گول چنیوٹ بازار
(۳) کراچی: ـــــ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی
(۴) ملتان: ـــــ زکریا میڈیکل سٹور بیرون لوہاری گیٹ
(۵) سیالکوٹ: ـــــ الرحمٰن ہومیوپیتھک دواخانہ بالمقابل مغل محل سینما ڈسکہ روڈ
(۶) راولپنڈی: ـــــ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر
(۷) مردان: ـــــ ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نزد گولڈن سینما
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ہیڈ آفس ربوہ
فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

ہمدرد نسواں
(حبوبِ اٹھراء)
مرض اٹھرا کا شافی علاج

دوائی فضلِ الٰہی
اولادِ نرینہ کی مجرب
کامیاب دوا

اینٹی پمپل کریم
چہرہ کے کیل چھائیوں مہاسوں کے لیے مفید کریم

سفوف ہیر ٹانک
لمبے سیاہ گھنے بالوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے

کاجل نورِ بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے لاجواب کاجل

اکسیر لیکوریا
کیپسول

خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹